Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

Interpretations of the Word "Qamar" In the Holy Quran (Special Study In The Light Of Famous Tafasers)

قرآن مجید میں لفظ قمر کی تفسیری تعبیرات (معروف تفاسیر کا خصوصی مطالعہ)

Dr. Sobia Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
The Government Sadiq College Women University, Bahawalpur
Email: sobiakausar.khan@gmail.com

Rahat Nisar
M.S Research Scholar, Department of Islamic Studies
The Government Sadiq College Women University, Bahawalpur
Email: Moizakhtar6692@gmail.com

Abstract

In the Holy Qur'an, Qamar (the Moon) is presented as a significant cosmic and spiritual symbol. It is mentioned in various verses where it serves as a sign of divine power, a means of determining time and Islamic rituals, a source of light and guidance, and a sign of the Day of Judgment. Renowned exegetes such as Al-Tabari, Ibn Kathir, Al-Razi, Al-Qurtubi, and Al-Alusi have interpreted the moon from multiple perspectives. However, a comprehensive and comparative study of these exegetical views remains relatively scarce. This research highlights the linguistic, terminological, astronomical, and spiritual aspects of Qamar in light of classical Qur'anic commentaries. The study concludes that in the Qur'an, the moon is not merely an astronomical body but a transcendent and symbolic reality that plays a central role in the religious, social, and cosmic order of human life.

Keywords: Qamar, Qur'an, Tafsir, Moon, Divine Signs, Cosmic Order, Time Calculation, Eschatology

تمہید

قرآنِ مجید وہ الہامی کتاب ہے جو اپنی جامعیت، ہمہ گیریت اور ازلی و ابدی حقائق کی وضاحت کے باعث تمام انسانی علوم کا سرچشمہ ہے۔ اس میں نہ صرف احکام و قوانین، عقائد و عبادات اور اخلاقی تعلیمات بیان کی گئی ہیں بلکہ کائنات کے مختلف مظاہر اور ان میں کارفرما الٰہی نظام کو بھی انسان کے لیے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

غور و فکر کا موضوع بنایا گیا ہے۔ انہی مظاہر میں سے ایک نمایاں مظہر "قمر" (چاند) ہے، جو انسان کی مذہبی اور سائنسی فکر دونوں میں ہمیشہ سے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

قرآنِ حکیم میں "قمر" کا ذکر مختلف اسالیب اور مقامات پر ہوا ہے۔ کبھی اسے قیامت کی علامات اور معجزاتِ نبوی ﷺ کے بیان میں ذکر کیا گیا، کبھی اسے رات و دن کے نظام میں ایک اہم عنصر قرار دیا گیا، کبھی اس کے ذریعے مہینوں اور عبادات کے اوقات کے تعین کی طرف اشارہ کیا گیا، اور کبھی اسے محض اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی نشانی کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس طرح "قمر" نہ صرف ایک فلکیاتی حقیقت ہے بلکہ ایک دینی و روحانی علامت بھی ہے جس کے ذریعے انسان کو معرفتِ الٰہی اور شعورِ آخرت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ اردو تفسیری ادب میں مفسرین نے "قمر" کی تعبیرات کو نہایت باریک بینی اور علمی بصیرت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ تفسیری متون میں قمر کی تعبیرات کو مختلف زاویوں سے پرکھا گیا ہے:

- بعض نے اسے قیامت کے قریب کے واقعات اور معجزۂ شق القمر کے ساتھ جوڑا ہے۔
- بعض نے اس کے منازل اور گردش کو وقت کے پیمانے اور حساب کے نظام کی بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے۔ بعض مفسرین نے قمر کو اللہ کی وحدانیت، قدرت اور حکمت کی نشانی کے طور پر پیش کیا ہے۔ جبکہ جدید علمی و سائنسی فکر کی روشنی میں بھی بعض تفاسیر میں اس کے فلکیاتی و طبیعی پہلو اجاگر کیے گئے ہیں۔

بالخصوص معروف اردو تفاسیر جیسے تفسیرِ جلالین، معارف القرآن، تبیان القرآن، تفہیم القران تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبیؒ، احکام القران، اور روح البیان (اردو ترجمہ) میں قمر کی تعبیرات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ اردو تفاسیر میں مفسرین نے کس طرح "قمر" کی مختلف جہات پر روشنی ڈالی، اس کے مذہبی و روحانی پہلو کو اجاگر کیا اور کس حد تک اس کے سائنسی پہلو کو بھی بیان کیا۔

اس تحقیقی جستجو کے ذریعے نہ صرف قرآن مجید میں قمر کی معنوی اور تفسیری وسعت کو سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ اردو تفسیری روایت میں موجود فکری تنوع اور تعبیرات کی گہرائی کا بھی پتہ چل سکے گا۔ اس طرح یہ مقالہ قرآنی مطالعات کے میدان میں ایک اہم اضافہ ثابت ہو سکتا ہے۔

قمر کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

لغوی معنی: "قمر" کا مادہ "ق م ر" ہے، جس کے معنی ہیں "چمکنے والی چیز"۔ عربی میں خاص طور پر چاند کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسم مذکر ہے

اصطلاحی معنی: قرآن میں "قمر" سے مراد وہ فلکی مظہر ہے جو رات کو روشنی دیتا ہے اور اسلامی تقویم میں وقت کے تعین کا ذریعہ ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

قمر کا تعارف

لفظ قمر کے معنی

قمر، عربی زبان کا لفظ ہے عربی میں چاند کو قمر کہتے ہیں پہلی سے تیسری رات تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ تیسری رات کے بعد آخری ماہ تک کے چاند کو قمر کہتے ہیں چودھویں رات کے چاند کو بدر کامل یا بڑا چاند کہتے ہیں۔

اُردو کی اصطلاح میں اس کے لیے لفظ چاند استعمال ہوا ہے۔ لفظ قمر کی جمع اقمار ہے۔ قمر کے مترادف لفظ چاند، ماہ، مہ، چندر ہیں اردو شاعری کی اصطلاح میں محبوب کے حسن و جمال کو چاند سے تشبیہ دی جاتی ہے شاعروں نے اسے حسن کا شاہکار کہا اور اپنی شاعری کی زینت بنایا ہے۔

چاند کی تعریف

لغت میں چاند اجرام فلکی میں ایک سیارہ ہے جو کہ زمین کے گرد گردش کرتا رہتا ہے ہے اور سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے عربی میں اس کے لیے لفظ قمر استعمال ہوا ہے۔[1]

قمری مہینہ

اسلامی سال قمر کے حساب سے شروع ہوتا ہے اس لیے اسے قمری اسلامی مہینے کا دن یا تاریخ کہتے ہیں مذہبی تہوار اسی مہینے سے شروع ہوتے ہیں۔

لفظ قمر سے متعلق ایک تعارفی بحث

چاند یا ماہ ہماری زمین کا ایک اہم سیارچہ ہے چاند زمین کے گرد گھومتا ہے اور زمین اپنے اس ذیلی سیارچے کے ساتھ سورج کے گرد گھومتی ہے۔ جو کہ زمین سے کوئی دو لاکھ چالیس ہزار میل دور ہے اس کا قطر 2163 میل ہے۔

چاند کے متعلق ابتدائی تحقیقات

ابتدائی تحقیق مشہور سائنس دان گلیلیو نے 1609ء میں کی اس نے بتایا کہ چاند پر پہاڑ اور آتش فشاں پہاڑوں کے دہانے موجود ہیں۔ اس میں نہ ہوا ہے نہ پانی اور نہ ہی سبزہ موجود ہے۔ ان بنیادی ضرورتوں کے نہ ہونے کے باعث چاند پر زندگی کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے۔ یہ بات انسان بردار جہازوں کے ذریعے ثابت ہو چکی ہے۔ دن کے وقت اس میں سخت گرمی ہوتی ہے اور رات سرد ہوتی ہے۔ موسمی تبدیلی کا یہ اختلاف ایک گھنٹے کے اندر واقع ہو جاتا ہے۔ جو کہ نظام قدرت ہے قمر کی اپنی کوئی روشنی نہیں ہوتی جب سورج کی روشنی اس پر پڑتی ہے تو یہ چمکتا ہے یہ سورج کی منعکس شدہ روشنی ہوتی ہے چاند زمین سے چھ گنا چھوٹا ہے اور سورج زمین سے ایک سو نو گنا بڑا ہے ان کے درمیان یہ فرق قدرتی طور پر پایا جاتا ہے۔

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، (لاہور: دار الاشاعت 2005ء) ص/682

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

قمر سے متعلق سائنسی تحقیقات

سائنس دانوں کی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی چاند کا دن ہمارے پندرہ دنوں کے برابر ہوتا ہے۔ یہ زمین کے گرد بیضوی مدار میں گردش کرتا ہے ارض کے گرد 29 یا 30 دن میں اپنا ایک چکر پورا کرتا ہے۔ مہتاب کا اوسط فاصلہ زمین کہ ارد گرد بڑھ رہا ہے۔ زمین سے چاند کا اوسط فاصلہ 385000 کلو میٹر ہے جو افزائش مدو جزری کی وجہ سے بڑھ رہا ہے۔

چاند گرہن

سائنس دانوں کے مطابق سائنسی تحقیق کے مطابق گرہن لگنے کی وجہ یہ ہے کہ جب زمین چاند اور سورج دونوں کے درمیان آجائے تو مکمل چاند گرہن لگتا ہے۔ اس وقت قمر سیاہ یا سرخی مائل رنگ کا نظر آتا ہے۔ اگر چاند سے زمین کو دیکھا جائے تو زمین ہمیشہ آسمان کی بلندیوں سے ایک ہی جگہ نظر آتی ہے۔ زمین سے ہمیں ہمیشہ مہتاب کا ایک ہی رخ نظر آتا ہے۔ قمری اور اسلامی مہینے اسی کے طلوع و غروب سے مرتب ہوتے ہیں۔ قمر رات کو زمین پر روشنی کا اہم ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس سے پھلوں میں مٹھاس پیدا ہوتی ہے اور ہماری تاریک راتوں کو منور کرتا ہے اس کی کشش سے سمندر میں مد و جزر بھی پیدا ہوتا ہے۔ 24[2] گھنٹوں میں دو دفعہ مد اور دو دفعہ جزر پیدا کرتا ہے اتار چڑھاؤ ایک ایسا مظہر ہے جسے سائنس بھی تسلیم کرتی ہے سائنس دان وہاں سے لائی گئی مٹی سے تحقیقات کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ چاند کی ارضیات زمین کے مقابلے میں بہت سادہ ہے۔ نیز چاند کی پرت تقریباً موٹی ہے۔ اور یہ ایک نایاب پتھر انا ستھروسائٹ سے مل کر بنی ہے۔[3]

چاند کی تسخیر

نیل آرم سٹرانگ وہ پہلے انسان تھے جس نے 20 جولائی 1969ء کو چاند پر پہلا قدم رکھا قمر کی حقیقت سے پردہ اٹھ چکا ہے۔ چاند پر سب سے پہلے اپالو 11 اتارا گیا تھا۔ اس کی سرزمین سے جو نمونے جمع کیے گئے انکے مطالعے اور تحقیقات سے سے پتہ چلا ہے کی ان میں کافی مقدار میں لوہا، ٹیٹانیم، کرومیم اور دوسری بھاری دھاتیں پائی جاتی ہیں۔[4] چاند کی سطح بے حد سخت، کھردری بنجر اور دھول مٹی سے بھری ہوئی ہے۔ یہ بے شمار گڑھوں، وادیوں، پہاڑی سلسلوں، چٹانی میدانوں، اور آتش فشانی میدانی علاقوں پر مشتمل ہے جو شہابیوں کے ٹکرانے سے بنی ہیں۔ اس کی کشش ثقل زمین کی نسبت

[2] سید اظہر الدین، مولوی، اظہر الغات (لاہور س ن) ص/789
[3] سید احمد دہلوی، فرہنگ اصفیہ (نئی دہلی: دار الاشاعت 1967ء) ص 1/399
[4] فضل کریم، ڈاکٹر، قران اور جدید سائنس (لاہور: سن اشاعت 2016ء) ص/163

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

کمزور ہے۔چونکہ چاند پر کوئی زندگی نہیں ہے،وہاں کا ماحول بالکل خاموش اور سنسان ہے،اور زمین کی طرح کوئی موسم نہیں ہوتا کیونکہ وہاں انسان کے لیے ضروریات زندگی موجود نہیں ہے چاند پر قدم رکھنا تو ایک حقیقت ہے سائنسدانوں کی مزید تحقیقات جاری ہیں مستقبل میں چاند پر جانے کے لیے ان کے کیا مشن ہیں اور چاند پر ان کا قیام کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔[5]

1. فصل اول: قران مجید میں لفظ قمر کا ذکر

قرآن مجید میں لفظ "قمر" (چاند) 27 مرتبہ آیا ہے۔یہ اللہ تعالی کی ایک عظیم نشانی ہونے کے ساتھ آسمان کی خوبصورتی بھی قمر اور ستاروں سے ہے قرآن مجید میں "قمر" (چاند) کو مختلف سیاق وسباق میں ذکر کیا گیا ہے،اور اس کا استعمال کئی معانی اور تعبیرات میں آتا ہے۔درج ذیل نکات میں اس کی تفسیری تعبیرات کو بیان کیا گیا ہے قران مجید کی سورۃ نمبر 54 کا نام القمر ہے پہلی ہی آیت وانشق القمر سے ماخوذ ہے۔

عظیم معجزے کے طور پر لفظ قمر کا ذکر

ارشاد باری تعالی ہے:

"اقْتَرَبَتِ الساعَةُ وَانْشَقَ الْقَمَرُ "[6]

"قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا"

اس میں چاند کے شق ہونے کا ذکر آیا ہے شق القمر کا حیرت انگیز واقعہ اس بات کا صریح نشان تھا کہ وہ قیامت جس کے آنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے رہے تھے،فی الواقع برپا ہو سکتی ہے اور اس کی آمد کا وقت قریب آلگا ہے۔چاند جیسا عظیم الشان کرہ ان کی آنکھوں کے سامنے پھٹا تھا قمر کا شق ہونا ایک بہت ہی حیرت انگیز معجزہ تھا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کفار مکہ کو ہٹ دھرمی اور ان کو ملامت کرنے کے لیے عطا کیا گیا تھا۔ چاند کے دونوں ٹکڑے الگ ہو کر ایک دوسرے سے اتنی دور چلے گئے تھے کہ دیکھنے والوں کو ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا تھا۔پھر آن کی آن میں دونوں پھر مل گئے تھے۔یہ اس بات کا کھلا ثبوت تھا کہ نظام عالم ازلی وابدی اور غیر فانی نہیں ہے،وہ درہم برہم ہو سکتا ہے۔بڑے بڑے ستارے اور سیارے پھٹ سکتے ہیں،بکھر سکتے ہیں،ایک دوسرے سے ٹکرا سکتے ہیں قرب قیامت کے وقت تمام نظام کائنات بر درہم برہم ہو جائے گا۔کیونکہ کائنات کی ہر ایک چیز کو فنا ہونا ہے صرف ایک رب کی ہی ذات باقی رہے گی۔یہ ایک عظیم معجزہ تھا جو کفار کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی نبوت کی سچائی کی دلیل بنا۔

[5] محمد شہاب الدین ندوی،قمر کی تسخیر قران کی نظر میں (بنگلور انڈیا،سن اشاعت 1970ء) ص/180

[6] القمر (54):1

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

1. یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے جو ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ قیامت اس قدر قریب آچکی ہے بہت ہی کم وقت باقی ہے۔
2. نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی کلمہ اور درمیانی انگلی کا اشارہ کر کے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح مبعوث کیے گئے ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی بعثت کے بعد قیامت کا وقت قریب آ لگا ہے۔ یعنی اس امر کا ایک نشان ہے کہ دنیا کی عمر کا اکثر حصہ گزر چکا ہے اور بہت تھوڑا باقی رہ گیا ہے جو کہ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے اللہ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کائنات کے نظام میں کسی بھی وقت مداخلت کر سکتا ہے[7]۔
3. خالق کائنات اس نظام کو بدلنے پر بھی قادر ہے وہ ذات جو چاہے ویسا ہی ہو سکتا ہے یہ آیت کفار کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی نشانیوں کو جھٹلانے سے باز آجائیں۔

اللہ تعالی کی نشانی کے طور پر لفظ قمر کا ذکر

اللہ رب العزت نے قران مجید میں قمر کو اپنی ایک عظیم نشانی قرار دیا جو زمین پر روشنی بکھیرتا ہے اور وقت کی پیمائش میں مددگار ہوتا ہے ارشاد باری تعالی ہے۔

"وجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِن نُوْرًا وجَعَلَ الشمْسَ سِرَاجًا"[8]

"اور چاند کو ان میں (زمین کا) نور بنایا ہے اور سورج کو چراغ ٹھہرایا ہے۔"

قران مجید میں سورج کو، سراج، یعنی چراغ کہا گیا ہے کیونکہ وہ خود روشنی پیدا کرتا ہے اور چاند کو نور سے تعبیر کیا گیا کیونکہ وہ روشنی کو منعکس کرتا ہے اس آیت میں قمر کی تخلیق میں اللہ تعالی کی قدرت کو نمایاں کیا گیا کہ کس طرح رب کائنات نے شمس سے قمر کو روشنی عطا فرمائی۔

چاند کی منازل اور وقت کا حساب

اللہ تعالی نے چاند کو مہینوں اور وقت کے حساب کے لیے مقرر فرمایا ہے۔

"هُوَ الذِي جَعَلَ الشمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السنِينَ وَالْحِسَابَ"[9]

"وہی ہے جس نے سورج کو چمک دار اور چاند کو نور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم "سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔"

وضاحت

اسلامی کیلنڈر قمر کی منازل پر مبنی ہے۔ چاند کی گردش سے دن، مہینے اور سال متعین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی نے شمس و قمر کو پیدا فرمایا پھر ان دونوں کی چمک دمک روشنی اور اجالا ایک دوسرے سے الگ ہے جس سے دن اور رات میں تمیز ہوتی ہے پھر چاند کی منزلیں مقرر کین جیسا کہ پہلے دن کا ہلال پھر قمر اور بدر یعنی پورا مکمل چاند ہوتا ہے اور اس کی روشنی گھٹتی اور بڑھتی ہے ایک ایسا وقت بھی اتا ہے کہ یہ بالکل چھپ جاتا ہے نظر نہیں اتا اور کبھی اپنی

[7] الازہری پیر کرم شاہ ضیاء القرآن (لاہور ضیاء القرآن پبلیکیشنز محرم الحرام 1399ھ) ص 57
[8] نوح (71): 16
[9] یونس (10): 5

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

پوری روشنی کے ساتھ نمودار ہوتا ہے جس سے مہینے اور سال کا حساب ہوتا ہے اس آیت سے واضح ہوتا ہے خاص ایام کا علم یعنی اسلامی عبادات جیسے ماہ رمضان المبارک کے روزے، ایام حج، اور عیدین کے دن چاند کے حساب سے متعین ہوتے ہیں۔

چاند کا گھٹنا بڑھنا

قرآن مجید میں چاند کی منازل کو ایک قدرتی نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔[10]

"وَالْقَمَرَقَدَّرْنَاهُمَنَازِلَ حَتّٰى عَادَكَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ"[11]

"اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دیں، یہاں تک کہ وہ گھٹ کر پرانی کھجور کی ٹہنی کی "مانند ہو جاتا ہے۔

وضاحت

قمر مختلف مراحل سے گزرتا ہے، جیسے ہلال، بدر اور محاق۔ **"العرجون القدیم"** یعنی پرانی کھجور کی سوکھی ہوئی ٹہنی، چاند کے آخری مرحلے میں پتلا اور خمیدہ ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

قمری مہینوں کا تعین

قمر کو اسلامی مہینوں کے تعین کے لیے ایک قدرتی تقویم کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ کیونکہ قمری اور اسلامی مہینوں سے ہمیں حج کے ایام اور عیدین کے اوقات اور اسلامی و مذہبی تہواروں اور تمام دینی معاملات کا کا پتہ چلتا ہے قران مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

"يَسْالُونَكَ عَنِ الْاهِلةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلناسِ وَالْحَجِ"[12]

"لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیں یہ وقت معلوم کرنے کے لیے اور حج کے لیے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے لوگ نئے چاند کے بارے میں سوال کرتے تو اللہ تعالی نے اس ایت میں واضح فرمایا کہ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ یہ وقت معلوم کرنے کے لیے اور دنوں کا حساب رکھنے کا ذریعہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے ایام حج کون سے ہیں یہ ایک قدرت کا قائم کردہ نظام ہے جسے صرف وہی پاک ہستی چلا رہی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں قمر

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں چاند ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی علامت کے طور پر ایا۔

"اذْ قَالَ يُوسُفُ لِابِيهِ يَا ابَتِ انِي رَايْتُ احَدَ عَشَرَ كَوْكَبً ا وَالشمْسَ وَالْقَمَرَ رَايْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ"[13]

[10] الازہری پیر کرم شاہ، ضیاء القران (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، محرم الحرام 1399ھ) ص/51

[11] یٰسین (36):39

[12] البقرہ (2):189

[13] یوسف (12) : 4

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

جب یوسف نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے، میں نے انہیں اپنے "آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

اس ایت میں قمر کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی علامت کے طور پر تعبیر کیا گیا ہے خواب میں قمر کا ذکر کسی معزز شخصیت کی علامت ہو سکتا ہے۔

چاند پرستی کا رد

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاند پرستی کو رد کیا اور اللہ تعالی کی وحدانیت کو قبول کیا۔

"فَلَمَا رَاَالْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِیْ ۚ فَلَمَآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ یَهْدِنِیْ رَبِیْ لَاَكُوْنَنَ مِنَ الْقَوْمِ الضَآلِّیْنَ"[14]

ترجمہ: پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائے گا تو میں ان لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو چاند سورج اور ستاروں کی پرستش سے روکا اور صرف اللہ کی عبادت کی طرف راغب کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جو چیز غائب ہو جائے یا ختم ہو جائے وہ رب نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر چیز کو فنا ہونا ہے صرف ایک اللہ رب العزت کی ذات ہمیشہ اور باقی رہے گی۔[15]

قران مجید میں ارشاد باری تعالی ہے۔

"لَا ٱلشمْسُ یَنبَغِی لهَ آ ان تُدْرِكَ ٱلْقَمَرَ وَلَا ٱلیْلُ سَابِقُ ٱلنهَارِ ۚ وَكلٌ فِی فَلكٍ یَسْبَحُونَ"[16]

ترجمہ: نہ سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے، اور سب (اپنے اپنے) مدار میں تیر رہے ہیں۔

یہ سب چیزیں اپنے اپنے دائرے میں گھوم رہی ہیں ان کی یہ مجال نہیں کہ ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں یا اپنے مدار سے باہر آجائیں اللہ تعالی کے بنائے گئے نظام کے تحت ایک محور میں گھومتی ہیں لمحہ بھر کے لیے بھی ادھر سے ادھر نہیں ہوتی کیونکہ یہ خالق کائنات کا قائم کردہ نظام قدرت ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہر ایک اپنے محور میں محو گردش ہے۔

قیامت کی نشانی میں قمر کا ذکر

قرآن مجید میں قیامت کے وقت چاند کی حالت کا بھی ذکر کیا گیا ہے ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ۔ وَجُمِعَ ٱلشمْسُ وَٱلْقَمَرُ"[17]

قیامت کے دن چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج و چاند کو جمع کر دیا جائے گا۔

[14] الانعام(6):77
[15] مفتی محمد شفیع، معارف القران 8/135
[16] یٰس(36):40
[17] القیامہ(75): 8-9

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

یہ آیت قیامت کے خوفناک مناظر بیان کرتی ہے کہ اس دن چاند اپنی روشنی کھو دے گا اور بے نور ہو جائے گا اور اس کی کوئی چمک نہ ہو گی شمس و قمر ایک ساتھ ہی اکٹھے کر دیے جائیں گے یہ ایک خطرناک حادثہ ہو گا جو کہ قیامت کی نشانی ہے اور کائنات کا نظام بگڑ جائے گا۔

چاند اور سورج کی پرستش سے منع کیا گیا

"وَمِنْ آيَاتِهِ ٱلَّيْلُ وَٱلنَّهَارُ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ لَا تَسْجُدُواْ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُواْ لِلَّهِ ٱلَّذِي خَلَقَ هُنَّ ان كُنتُمْ اياهُ تَعْبُدُونَ"[18]

اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن، سورج اور چاند ہیں۔ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس "نے انہیں پیدا کیا، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

بے شک یہ ایک بہت بڑا نظام قدرت ہے مگر یہ سجدہ کرنے کے لائق نہیں ہیں یہ نشانیاں رب کی ذات کو ظاہر کرتی ہیں سجدہ صرف اور صرف اس رب کی ذات کے لیے ہے جس نے ان چیزوں کو پیدا فرمایا۔[19]

2. فصل دوم: قمر کی حدیثی تعبیرات

حدیثی تعبیرات میں "قمر" کو مختلف روحانی اور قیاسی معنوں میں بیان کیا گیا ہے، جن میں نبی کریم، صلی اللہ علیہ والہو سلم کے حسن و جمال، اسلام کی روشنی اہل ایمان کے چہروں کی چمک، امام مہدی یا صالح حکمران کی آمد اسلام کی روشنی، قیامت کی نشانی، نبوت، کے متعلق مختلف احادیث مبارکہ شامل ہیں ان تمام تعبیرات میں قمر کو حق، ہدایت، اور نور کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

لفظ قمر صرف ایک فلکیاتی جسم نہیں، بلکہ کئی روحانی، علامتی اور نبوی تعبیرات کا حامل ہے۔ حدیثی تعبیرات میں "قمر" کی مختلف تشریحات بیان کی جا رہی ہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وال ہ وسلم نے بیان فرمائی۔

نبی اکرم ﷺ کے حسن کی علامت

صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی چمک اور نورانیت کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ نبی ﷺ کے چہرے کی روشنی اور کشش مکمل روشن قمر کی مانند تھی، جو سب کو مسحور کر دیتی تھی۔ اس احادیث مبارکہ میں قمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حسن سے تعبیر کیا گیا کیونکہ چاند کی روشنی دلکش اور نرم ہوتی ہے، جو نبی ﷺ کے چہرے کی نورانیت کو ظاہر کرتی ہے۔

[18] فصلت (41):37

[19] ابوالفدا اسماعیل ءابن کثیر، تاریخ ابن کثیر (کراچی: دارالاشاعت 2008ء)، ص 288 /1

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

قمر نبی اکرم ﷺ کے حسن کی علامت

"عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَايْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي لَيْ لةٍ اضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلةٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلْتُ انْظُرُ اليْهِ وَالَى الْقَمَرِ، فَلَهُ وَ احْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ"[20]

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں میں نے ایک چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا" اور پھر چاند کی طرف دیکھا، تو نبی ﷺ مجھے چاند سے زیادہ حسین نظر آئے۔

حدیثی تعبیر: یہ تشبیہ ظاہر کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا حسن ظاہری بھی بے مثال تھا اور باطنی بھی۔

اہل ایمان کے چہروں کی چمک

اہلِ ایمان کے چہرے قیامت کے دن چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

"عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ النبي ﷺ: "انكمْ سَتَرَوْنَ رَبكمْ كمَ ا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لِيْ لةَ الْبَدْرِ، لَا تُضَامونَ فِي رُؤْيَتِهِ"[21]

حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے چودھویں کے چاند کو بغیر کسی دشواری کے دیکھتے ہو"۔

حدیثی تعبیر: یہ حدیث ایمان والوں کی عظمت اور ان کے چہروں پر اللہ کے نور کے انعکاس کو ظاہر کرتی ہے۔ قیامت کے دن اللہ کے دیدار کی تصدیق کرتی ہے اور اس بات کا علم ہوا ہے کہ اہلِ ایمان کا چہرہ بھی چمکدار ہوگا، جیسے چودھویں کا چاند۔ جس طرح اس روشنی کو دیکھنے میں کسی مشکل کا سامنا نہیں ہوتا، اسی طرح جنت میں اللہ کے دیدار میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

صالح حکمران (امام مہدی) کی نشانی

"عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "الْمَهْدِي مِنا اهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْ لةٍ وَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْ لةَ الْبَدْرِ" [22]

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "امام مہدی اہلِ بیت میں سے ہوں گے، اللہ ایک رات میں ان کی اصلاح فرمادے گا، ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا"۔

حدیثی تعبیر: یہ حدیث امام مہدی کے آنے کی بشارت دیتی ہے اور ان کے چہرے کی نورانیت کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی گئی ہے، جو انکے روحانی اور ظاہری حسن کو ظاہر کرتی ہے۔

[20] امام ابو عیسی، محمد بن عیسی الترمذی، سنن الترمذی، حدیث نمبر: 2811
[21] امام ابو عبداللہ محمد ابن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 7434
[22] امام احمد بن حنبل، مسند أحمد، حدیث نمبر: 645

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری

اسلام کی روشنی اور ہدایت کی علامت

جس طرح چاند رات کے اندھیرے میں روشنی دیتا ہے، اسی طرح اسلام تاریکی میں ہدایت فراہم کرتا ہے۔

"وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِن نُورًا" [23]

"یعنی "اور چاند کو ان میں روشنی بنایا۔

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا لِلنبِي ﷺ كمَا ضَرَبَ مَثَلًا لِلْقَمَرِ بَيْنَ النجُومِ، فَقَالَ: هُوَ النورُ فِي الظلْمَةِ، وَالْهُدَى فِي.الضلَالةِ" [24]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی مثال ایسے بیان فرمائی جیسے چاند کی ستاروں کے درمیان، اور فرمایا آپ ﷺ اندھیرے میں روشنی اور گمراہی میں ہدایت ہیں"

حدیثی تعبیر: اسلام نے دنیا کو جہالت کے اندھیروں سے نکالا اور ہدایت کی روشنی فراہم کی۔ اسلامی تعلیمات کو چاند کی چمک سے تشبیہ دی گئی ہے، جو رات کو اپنی روشنی سے پوری کائنات کو منور کرتا ہے اندھیرے میں انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

قیامت کی نشانی: چاند کا دو ٹکڑے ہونا

چاند کے دو ٹکڑے ہونے کو قیامت کی ایک بڑی نشانی قرار دیا یہ معجزہ نہ صرف نبی کریم ﷺ کی صداقت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت بھی ہے۔

"عَنْ انَسٍ، قَالَ: سَالَ اهْلُ مَكةَ النبِي ﷺ انْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَارَاهُمُ الْقَمَرَ شِقتَيْنِ حَتى رَاوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا" [25]

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی نشانی طلب کی، تو آپ ﷺ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا، یہاں تک کہ انہوں نے "حراء پہاڑ کو ان کے درمیان دیکھا۔

قرآنی حوالہ:

"اقتربت الساعة وانشق " [26]

یعنی "قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا"۔

[23] نوح(71): 16

[24] امام احمد بن حنبل، مسند أحمد، حدیث نمبر: 12694

[25] امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری، صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2802

[26] القمر(54):1

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

حدیثی تعبیر: یہ معجزہ نبی کریم ﷺ کی صداقت کی نشانی تھا، لیکن کفارِ مکہ نے اسے جادو سمجھا اور ایمان نہیں لائے۔

چاند اور اسلامی مہینوں کا تعین

چاند کو اسلامی تقویم کا بنیادی حصہ بنایا گیا ہے۔ اور اس کا براہ راست تعلق اسلامی زندگی سے ہے۔

"عَنْ اِبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غُم عَلَيْكُمْ فَاكمِلُوا عِدةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ"[27]

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو 30 دن مکمل کرو"۔

حدیثی تعبیر: اسلام میں مہینے چاند کے حساب سے طے کیے جاتے ہیں، جو ایک قدرتی نظام پر مبنی ہیں۔ اسلامی کیلنڈر چاند کے حساب سے چلتا ہے، یہ حدیث اسلامی تقویم (کلینڈر) اور عبادات میں چاند کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ اسلام میں رمضان، عید الفطر، عید الاضحی، اور دیگر مہینوں کا آغاز چاند دیکھ کر کیا جاتا ہے، جس سے چاند کا براہِ راست تعلق دینی اعمال سے ثابت ہوتا ہے۔

اندگرہن اور قیامت کی نشانی

چاند گرہن کو قیامت کی بڑی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔ جو قدرت کے تغیرات میں سے ایک ہے۔

"عَنْ اِبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النبِي ﷺ: "ان مِنْ آيَاتِ الساعَةِ خُسُوفَ الْقَمَرِ وَالشمْسِ"[28]

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ چاند اور سورج کو گرہن لگے گا"۔

حدیثی تعبیر: چاند گرہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے اور قیامت کے قریب اس میں غیر معمولی تبدیلیاں آئیں گی جو زمین پر بڑے تغیرات کی نشاندہی کریں گی۔

چاند اور منافقین کی تشبیہ

چاند کی روشنی کبھی مکمل اور کبھی ماند پڑتی ہے، جسے منافق کے ایمان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

"عَنْ اِبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "ان الْمُنَافِقَ كَالْقَمَرِ، يُضِيءُ حِينًا وَيَخْفُتُ حِينًا" [29]

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "منافق کا ایمان کبھی مکمل نہیں ہوتا، جیسے چاند کو گہن لگتا ہے"۔

[27] امام ابو عبداللہ، محمد ابن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، حدیث نمبر: 1909
[28] امام ابو عبداللہ، محمد بن یزید، ابن ماجہ القزوینی، سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: 4076
[29] مجمع الزوائد، حدیث نمبر: 13044

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

حدیث تعبیر: جس طرح چاند کو گرہن لگنے پر اس کی روشنی کم ہو جاتی ہے، اسی طرح منافق کا ایمان بھی کمزور اور ناقص ہوتا ہے۔ کبھی مضبوط نہیں ہوتا اور وہ مکمل طور پر روشنی (ہدایت) نہیں حاصل کر سکتا۔ بلکہ شک اور ریاء سے بھرا ہوتا ہے۔

چاند گرہن سے متعلق حدیث

خسوف (چاند گرہن) والی حدیث میں "قمر" کی تعبیر نشانِ قدرت، تنبیہ و نصیحت، اور اللہ کے اختیار و تصرف کی علامت کے طور پر سامنے آتی ہے۔

"عن المغيرة بن شعبة قال: انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ يوم مات إبراهيم، فقال الناس: انكسفت لموتإبراهيم. فقال رسول الله ﷺ: إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله، لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته، فإذا رأيتم.ذلك فادعوا الله، وكبروا، وصلوا، وتصدقوا[30]"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا (ایک روایت میں قمر بھی شامل ہے)، اس دن آپ کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا۔ لوگوں نے کہا: گرہن ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے ہوا ہے۔: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن زدہ نہیں ہوتے۔ جب تم اسے دیکھو تو اللہ "" سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

عربوں میں عقیدہ تھا کہ چاند یا سورج کا گرہن کسی عظیم شخصیت کے مرنے کی علامت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے. اس نظریے کو سختی سے مسترد فرمایا۔ اور توہم پرستی کا رد فرمایا۔

حدیثی تعبیر

یہ تعلیم توحید اور خالص عقیدہ کی بنیاد ہے۔ چاند اور سورج کسی انسان کے تابع نہیں، بلکہ صرف اللہ کے حکم کے ماتحت ہیں۔

چاند دیکھنے کی مسنون دعا

چاند کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ ایک خاص دعا پڑھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ النبي ﷺ اذَا رَاى الْقَمَرَ قَالَ: "اللهُم اهِلهُ عَلَيْنَا بِالْامْنِ وَالايمَانِ، وَالسلَامَةِ وَالاسْلَامِ، وَالتوْفِيقِ لِمَا".تُحِب وَتَرْضَى، رَبِي وَرَبكَ اللهُ"[31]

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اور ہمیں ان کاموں کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند اور پسندیدہ ہیں۔ (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

[30] امام ابو عبداللہ، محمد ابن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1043

[31] امام ابو عیسی، محمد بن عیسی، الترمذی سنن الترمذي، حدیث نمبر: 3451

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

یہ دعا چاند دیکھنے کے وقت پڑھنا سنت ہے اور اس میں برکت امن، ایمان، سلامتی، اسلام، اور اللہ کی رضا کی دعا کی گئی ہے۔

حدیثی تعبیر: یہ دعا چاند کی برکت، سلامتی اور ایمان میں اضافے کے لیے ہے۔ یہ دعا ظاہر کرتی ہے کہ چاند صرف ایک فلکیاتی مظہر نہیں، بلکہ اس کا براہِ راست تعلق مسلمانوں کی عبادات اور زندگی کے مختلف شعبوں سے ہے۔[32]

تفاسیر میں قمر کی تعبیرات

خالق کائنات کی تخلیق کردہ چیزیں جو کہ زمین و آسمان میں موجود ہیں ان پر غور و فکر کرنے والوں کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے

"ان فِي خَلْقِ السمَاوَاتِ وَالْارْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنهَارِ لَآيَاتٍ لِاولِي الْالْبَابِالذِينَ يَذْكرُونَ اللهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكرُونَ فِي خَلْقِ السمَاوَاتِ وَالْارْضِ ۚ رَبنَا مَا خَلَقْتَ هَـٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَالنارِ"[33]

"بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات و دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے "ہیں کھڑے، بیٹھے اور لیٹے، اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں، (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تُو نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔"

قرآن مجید میں "قمر" (چاند) کا ذکر کئی مقامات پر ہوا ہے، اور مختلف اردو تفاسیر میں اس کی دینی تعبیرات کچھ بنیادی نکات میں مشترک ہیں، مگر اندازِ بیان اور زور مختلف ہوتا ہے۔ ذیل میں چند مشہور اردو تفاسیر جیسے تفہیم القرآن، تفسیر ابن کثیر: (اردو)، تفسیر مظہری، روح المعانی (اردو ترجمہ)، اور معارف القرآن سے "قمر" کی تعبیرات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے مفسرین نے اپنی اپنی کتابوں میں اس لفظ کی مختلف تعبیرات بیان کی ہیں تفہیم القرآن میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی معروف اردو تفسیر ہے اس کتاب میں انہوں نے "قمر" (چاند) کے ذکر کو مختلف سیاق و سباق میں بیان کیا ہے، اور ہر جگہ اس کے دینی معانی اور علامات کی وضاحت کی ہے، تفہیم القرآن میں قمر (چاند) صرف ایک فلکیاتی مظہر نہیں، بلکہ ایک جامع دینی استعارہ ہے اس کے ذریعے عقیدہ، معجزہ، ہدایت، قیامت، اور توحید جیسے بڑے دینی تصورات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں درج ذیل دینی تعبیریں نمایاں طور پر ملتی ہیں۔

سورہ یسین میں لفظ قمر کی دینی تعبیر:

"وَالْقَمَرَ قَدرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ"[34]

(اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے)

[32] مولانا محمد امجد اعظمی، بہار شریعت، (لاہور: دار الاشاعت 2007ء) ص/309، ج/1

[33] آل عمران (3):190-191

[34] یٰسین (36)39

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

تفہیم القرآن کی تعبیر مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں:

کہ یہ چاند کی سائنسی حرکتوں اور نظامِ فلکیات کی طرف اشارہ ہے جو اللہ کی حکمت قدرت اور علمی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ چاند کی منزلیں مقرر ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ دن، تاریخ، مہینے اور عبادات کا نظام انسان کے لیے الٰہی ہدایت کے مطابق منظم ہے۔ کسی انسانی طاقت کا بنایا ہوا نہیں ہے ایک اللہ کے سوا یہ کسی کے اختیار میں نہیں کہ وہ دن رات اور سال بنائے اس پر صرف رب کی ذات ہی قادر ہے یہ انسان کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ جو ہستی چاند کی رفتار کو اس قدر منظم رکھتی ہے، وہی معبود برحق ہے۔

ابن کثیر میں اس آیت کی دینی تعبیر:

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں

1. اللہ کی قدرت کا مظہر:

اللہ تعالیٰ نے چاند کے لیے منازل (یعنی مختلف حالتیں یا مرحلے) مقرر کیے ہیں جن سے وہ مہینے بھر میں گزرتا ہے۔ اور اس: کائناتی نظام کو دینی و شرعی فوائد کے لیے بھی ترتیب دیا ہے۔ اس آیت کی دینی تعبیر میں توحید کی دلیل عبادات کے نظام کی بنیاد وقت کے شعور کی علامت اللہ کی قدرت اور حکمت پر غور و فکر کی دعوت شامل ہے۔

2. سورہ بنی اسرائیل میں لفظ قمر کی دینی تعبیر:

"وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ، فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً"[35]

(اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا، پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا)

تفہیم القرآن میں تعبیر:

یہاں "رات کی نشانی" سے مراد چاند اور "دن کی نشانی" سے مراد سورج ہے۔ اسی لیے اسے "محو" یعنی مدھم کر دیا گیا۔ مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں کہ قمر کی روشنی عارضی اور عکسی ہے، سورج سے دن کو اور چاند سے رات کو روشن کیا یہ تعبیر اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اللہ نے قدرتی نظام کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ انسان وقت، روشنی اور توانائی کا فائدہ اٹھا سکے۔ سورج زمین پر حرارت و توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے جب کہ چاند راتوں کی تاریکیوں کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

[35] بنی اسرائیل (17):12

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

ابن کثیر میں قمر کی تعبیر:

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ آیت ہمیں اللہ کی ربوبیت، نظامِ کائنات، عبادات کی بنیاد، اور وقت کی قدر کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ چاند کی روشنی کا کم ہونا اور دن کا روشن اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو دو بڑی کائناتی نشانیاں بنایا، جن کے ذریعے اللہ کی قدرت اور، حکمت کا اظہار ہوتا ہے۔ رات کی نشانی سے مراد قمر ہے اس کا مطلب ہے: چاند کی روشنی کم کر دی اصل میں یہ سورج کی مانند روشن تھا، مگر اللہ نے اس کی چمک کو گھٹا دیا تاکہ رات میں سکون اور آرام کا ماحول ہو۔

3. سورہ فصلت میں لفظ قمر کی دینی تعبیر:

"وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ"[36]

(اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں)

تفہیم القرآن میں قمر کی تعبیر:

یہاں مولانا مودودیؒ نے فرمایا کہ ان کائناتی مظاہر کو دیکھ کر توحید، عبودیت، اور آخرت کی حقیقت سمجھ میں آتی ہے۔ یہ تو فقط اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں یہ اجسام خود مختار نہیں بلکہ پوری کائنات اللہ کے حکم کے تابع ہیں۔ ان کی بندگی کرنا شرک ہے، کیونکہ یہ خود اللہ کے بنائے ہوئے "نظام" کا حصہ ہیں۔ عبادت کے لائق وہی ایک ذات ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَلَهُۥ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ"[37]

"اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے، سب اُسی کے تابع فرمان ہیں۔"

4. سورہ قمر میں چاند کی دینی تعبیر:

"اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ"[38]

(قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا)

تفہیم القرآن کی تعبیر میں مولانا مودودیؒ نے شق القمر (چاند کے دو ٹکڑے ہونے) کو رسول اللہ ﷺ کا ایک ظاہری معجزہ تسلیم کیا ہے، جو مکہ میں منکرینِ نبوت کے مطالبے پر پیش آیا۔ انہوں نے اس پر تفصیلاً گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ یہ واقعہ انکار کرنے والوں کے لیے انذار تھا، اور قیامت کی آمد کا

[36] فصّلت(41):37

[37] الروم(30) : 26

[38] القمر(54):1

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

پیش خیمہ بھی ہے۔ یہ ایک عبرت کی نشانی ہے کہ اگر چاند جیسی عظیم مخلوق بھی اللہ کے حکم سے ٹکڑے ہو سکتی ہے تو انسان کیا! ہر چیز کو فنا ہونا ہے صرف ایک رب کی ذات باقی رہے گیا اس طرح، **مولانا مودودیؒ کی تفسیر میں "شق القمر" کا** واقعہ قیامت کی قربت کی نشانی، رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا ثبوت، اور کفار مکہ کی ہٹ دھرمی پر تنبیہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ **ابن کثیرؒ** کے مطابق، یہ آیت نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیش آنے والے معجزہ "شق القمر" کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس واقع ہمیں چاند دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا، جو نبی کریم ﷺ کی صداقت اور قیامت کی قربت کی علامت ہے۔ کفار نے اس معجزہ کو جادو قرار دیا، جو ان کی ہٹ دھرمی کو ظاہر کرتا ہے۔[39]

5. سورہ الانعام میں قمر کی دینی تعبیر:

"فَلَمَا رَاى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِي"[40]

(پھر جب ابراہیم نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے)

تفہیم القرآن میں قمر کی تعبیر حضرت ابراہیمؑ کے عقلی استدلال کا حصہ ہے۔ مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں کہ یہ ابراہیمؑ کی فکری جستجو تھی کہ وہ لوگوں کو دکھا رہے تھے کہ چاند، سورج، ستارے سب غروب ہونے والے ہیں، اس لیے رب نہیں ہو سکتے اور نہ ہی یہ پوجا کے لائق ہیں۔ اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں یہ چیزیں رب کائنات کی خلق کردہ ہیں یہ چیزیں مخلوق ہیں خدا نہیں یہ تعبیر اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ توحید کا پیغام عقل، فطرت، اور مشاہدے پر مبنی ہے، نہ کہ اندھی تقلید پر۔ تفسیر ابن کثیر کے مطابق "قمر کی تعبیر" (چاند) یہاں باطل معبودوں کی نفی اور اللہ کی وحدانیت کے اثبات کے لیے ایک دلیل کے طور پر آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاند کے غروب ہونے پر اس کی الوہیت کو رد کر دیا، اور اپنی قوم کو سمجھایا کہ صرف وہی ذات رب ہو سکتی ہے جو ہمیشہ باقی ہے اور کبھی غائب نہیں ہوتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کو عقلی دلائل کے ذریعے بتاتے ہیں کہ سورج، چاند اور ستارے سب غروب ہو جاتے ہیں، جو کہ کسی ابدی رب کی صفت نہیں ہو سکتی۔ وہ دراصل قوم کے طرزِ فکر پر تنقید کر رہے تھے، نہ کہ واقعی اسے اپنا رب سمجھ رہے تھے۔ یہ سب مراحل (ستارے، چاند، سورج) تعلیمی و تبلیغی حکمت کے تحت بیان ہوئے، تاکہ قوم کو توحید کی طرف لایا جائے۔

[39] ابوالاعلی مودودی، تفہیم القرآن (لاہور: سن 11 ستمبر 1972ء)، ص 6/472

[40] الانعام (6):77

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

6. سورہ الشمس میں قمر کی دینی تعبیر:

"وَالْقَمَرِ اِذَا تَلَاهَا"[41]

(اور قسم ہے چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے آتا ہے)

تفہیم القرآن میں مولانا مودودیؒ کی دینی تعبیر:

مولانا مودودیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: یہاں اللہ تعالیٰ نے قمر کی قسم اس وقت کی کھائی ہے جب وہ سورج کے بعد آسمان پر طلوع ہوتا ہے۔ تلاہا" کا مطلب ہے "اس کے پیچھے آیا"، یعنی چاند اپنی روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے اور رات میں اس کی جگہ لیتا ہے۔ اس نظم سے رات اور دن کی ترتیب، چاندنی راتوں کا وجود، اور ماہ و سال کے حساب کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت، اور کائناتی نظم کی نشانیاں ہیں۔ کثیرؒ کے مطابق، اس آیت میں چاند کی قسم کھا کر اس کی اہمیت اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ چاند سورج کے بعد آتا ہے اور اس کی روشنی کا پیروکار ہے، جو انسان کو اللہ کی قدرت اور حکمت کی یاد دلاتا ہے۔

7. سورہ الرحمن میں قمر کی دینی تعبیر:

"الشمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ"[42]

(سورج اور چاند حساب کے ساتھ چل رہے ہیں)

تفہیم القرآن کی تعبیر (مولانا مودودیؒ):

مولانا مودودیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی یہ دونوں اجرام آسمانی ایک مقرر قاعدے اور حساب کے مطابق چل رہے ہیں۔ ان کی حرکات، طلوع و غروب، منازل اور "" گردشیں سب ایک منظم نظام کے تابع ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے مقرر کیا ہے۔ بحسبان" سے مراد یہ ہے کہ سورج اور چاند کی حرکات میں کامل نظم، توازن اور حساب ہے، اور یہ اتفاقیہ یا خودکار نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اصولوں پر مبنی ہیں۔ ان میں انسان کی طرف سے کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا مولانا مودودیؒ یہاں الٰہی نظمِ کائنات پر زور دیتے ہیں کہ انسان ان چیزوں کو دیکھ کر اللہ کی قدرت اور حکمت کا اعتراف کرے، نہ کہ ان کی عبادت کرے اور توحید کی طرف رجوع کرے۔[43]

[41] الشمس (91):2

[42] الرحمٰن (55):5

[43] ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، (لاہور: سن اشاعت 1972ء)، ص59

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

8. سورہ فرقان میں قمر کی دینی تعبیر:

"تَبَارَكَ الذِي جَعَلَ فِي السمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا منِيرًا"[44]

تعبیر: ابن کثیرؒ کے مطابق، "بروج" سے مراد آسمان میں موجود برج یا منازل ہیں جن میں سورج اور چاند گردش کرتے ہیں۔ "سراج" سورج کو اور "قمر منیر" چاند کو کہا گیا ہے۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی نشانیوں کو بیان کرتی ہے، جو انسان کو اس کی عظمت اور توحید کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

"اللّٰهُ الذِي جَعَلَ الشمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلمُوا عَدَدَ السنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلقَ اللّٰهُ ذَٰلِكَ الا بِالْحَق ۚ يُفَصلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلمُونَ"[45]

(تفہیم القرآن کے مطابق) اللہ ہی ہے جس نے سورج کو روشنی دینے والا اور چاند کو چمکنے والا بنایا، اور اس کی منزلیں ٹھیک ٹھیک مقرر کیں تاکہ تم لوگ جان سکو کہ سالوں کا شمار اور حساب کس طرح ہو۔ اللہ نے یہ سب کچھ ایک مقصد ہی کے تحت پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کر رہا ہے ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

9. سورہ یونس میں قمر کی دینی تعبیر تفسیر ابن کثیر:

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی نشانیوں میں سے شمس اور قمر ہیں۔ سورج کو چمکدار روشنی والا اور چاند کو نورانی بنایا۔

ان دونوں کی منازل مقرر کیں تاکہ انسان وقت کا حساب رکھ سکے۔ چاند کی منازل اس طرح مقرر کی گئی ہیں کہ وہ ابتدا میں چھوٹا اور کم چمکدار ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ بڑھتا اور روشن ہوتا ہے، حتیٰ کہ مکمل چاند بن جاتا ہے، پھر کم ہوتا جاتا ہے اور "پرانی کھجور کی شاخ کی مانند ہو جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی حکمت اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔

تفہیم القرآن میں دینی تعبیر (مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی)

تفہیم القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا اور چاند کو چمک دینے والا بنایا، اور چاند کی منازل مقرر کیں تاکہ تم سالوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ سب کچھ اللہ نے حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو "علم رکھتے ہیں۔ ان دونوں تفاسیر میں جو تعبیریں

[44] الفرقان (25): 61
[45] یونس (10): 5

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 29, 2025

بیان ہوئی وہ یہ ہیں چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔اس کی منازل انسان کے لیے اوقات اور عبادات کا تعین کرنے کا ذریعہ ہیں۔یہ ہمیں نظامِ الٰہی،عبادات کی وقت بندی،اور اللہ کی حکمت کا شعور عطا کرتا ہے۔[46]

خلاصہ تعبیرات:

1. قمر اللہ کی نشانی ہے، جس سے اس کی قدرت اور حکمت ظاہر ہوتی ہے۔
2. چاند کا نظام عبادات (رمضان، عید، حج) اور وقت کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔
3. قمر کا ذکر انسان کو توحید، قیامت، اور ہدایت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔چاند کی بندگی باطل اور عبرت اس میں پوشیدہ ہے۔
4. یہ کائناتی نظم اور الٰہی حکمت کی دلیل ہے۔چاند اور سورج اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے تحت چلتے ہیں

ان کا مشاہدہ ایمان، شکر، اور ہدایت کی دعوت دیتا ہے۔شرک سے تنبیہ، رات کی نشانی روحانی درس عبادت میں معاون توحید کا پیغام عبادت کی تقویم حساب و شمار کا ذریعہ رات کی سکونت شرک کی نفی وقت کا نظام قیامت کی نشانی فنا اور تغیر کا سبق رب کی معرفت وغیرہ لفظ قمر سے متعلق مفسرین نے یہ مختلف تعبیریں بیان کی ہیں جو کہ تفسیر ابن کثیر اور تفہیم القران میں بیان کی گئی ہیں۔

[46] ابوالاعلی مودودی، تفہیم القرآن، (لاہور: ترجمان القرآن، سن 1972ء)، ص 472

OPEN ACCESS
CC BY